سوال

(5) علماء اور صالحین کے آثار سے تبرک

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ علماء اور صالحین اوران کے آثار سے تبرک چاہنے کو جائز سمجھتے ہیں، اوران کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تبرک حاصل کیاہے، تواس کا کیا حکم ہے؟ کیاایسا کرنا غیر نبی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشبیہ دینا نہیں ہے؟ اورکیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات کے بعد تبرک حاصل کیا جاسکتا ہے؟ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا وسیلہ لینا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اورکی ذات سے، یااس کے وضو کےبچے ہوئے پانی سے، یااس کے بال سے، یااس کے پسینے سے، یااس کے بدن کے کسی بھی حصہ سے تبرک چاہنا جائز نہیں، یہ ساری چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کےلیے خاص تھیں۔ کیونکہ اللہ نے آپ کے جسم میں اور جس چیز پر آپ کا دست مبارک لگ جاتا تھا اس میں خیر وبرکت دے رکھی تھی۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد کبھی کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تبرک نہیں چاہا، اورنہ ہی خلفائے راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین وغیرہم کے ساتھ کبھی ایسا ہوا، جواس بات کی دلیل ہے کہ انہیں پتہ تھا کہ یہ چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، کسی اور کےلیے جائز نہیں اور اس لیے بھی جائز نہیں کہ یہ غیر اللہ کی عبادت اور شرک کا ذریعہ ہے، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ ومرتبہ، یا آپ کی ذات، یا صفت، یا برکت کے وسیلہ سے دعا کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ اس چیز کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں، نیز یہ آپ کے حق میں غلو اور شرک کا ذریعہ ہے، اوراس لیے بھی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے ایسا نہیں کیا، اگراس میں کوئی بھلائی ہوتی تو ہم سے پہلے انہوں نے اسے کیا ہوتا، اوریہ اس لیے بھی جائز نہیں کہ یہ شرعی دلیلوں کے خلاف ہے، جیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِلَّهِ الأَسماءُ الحُسنىٰ فَادعوهُ بِها ... ١٨٠ ... سورۃ الاعراف

''اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں، تواس کوانہی ناموں سے پکارو۔''

اللہ نے کسی کی جاہ، یا برکت کے وسیلہ سے دعا کرنے کا حکم نہیں دیا ہے۔

اسی طرح اللہ کی صفات مثلاً اس کی عزت، رحمت، اور کلام وغیرہ سے وسیلہ لینے کا حکم بھی وہی ہے جو اس کے اسماء کا ہے، جیسا کہ متعدد صحیح حدیثوں میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ اور اللہ کی عزت وقدرت کے ذریعہ پناہ مانگنے کا ذکر موجود ہے۔

اور یہی حکم اللہ کی محبت، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان، اور نیک اعمال سے وسیلہ لینے کا بھی ہے، جیسا کہ غار والوں کے قصہ میں موجود ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے تین آدمیوں نے رات گزارنے کے لیے ایک غار میں پناہ لی، جب وہ غار میں داخل ہوگئے تو پہاڑ سے ایک چٹان کھسک کر آئی، جس سے غار کا منہ بند ہوگیا اور وہ اسے ہٹا نہ سکے، چنانچہ انہوں نے باہم یہ طے کیا کہ اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کی صرف یہی صورت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے نیک عمل کے وسیلہ سے اللہ سے دعا کرے، چنانچہ ایک نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا وسیلہ لیا، تو چٹان کچھ ہٹ گئی لیکن ابھی اس سے نکلنا ناممکن تھا' دوسرے نے زنا پر قادر ہونے کے باوجود اپنی پاکدامنی کا اور تیسرے نے اپنی امانتداری کا وسیلہ لیا' آخر کار اللہ نے چٹان کو ہٹا دی اور وہ باہر نکل آئے۔

یہ حدیث صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری عبرت اور نصیحت کی خاطر اگلے لوگوں کے واقعات کے ضمن میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

اس جواب میں جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے متعدد علماء مثلاً شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ، نیز شیخ عبدالرحمان بن حسن وغیرہم رحمھم اللہ۔ نے اپنی اپنی کتابوں میں اسی بات کی صراحت کی ہے۔

رہی وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ ایک نابینا شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کا وسیلہ لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے اس کے لیے سفارش اور دعا کی اور اللہ نے اس کی بینائی واپس کردی، تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ اور حق کا وسیلہ نہیں، بلکہ آپ کی دعا اور سفارش کا وسیلہ ہے، جیسا کہ حدیث سے واضح ہے اور اس طرح قیامت کے دن لوگ حساب وکتاب شروع ہونے کے لیے، اور جنتی اپنے جنت میں داخل ہونے کے لیے آپ کی شفاعت کا وسیلہ اختیار کریں گے، یہ سب آپ کی زندگی میں آپ کا وسیلہ اختیار کرنے کی صورتیں ہیں، خواہ دنیا کی زندگی ہو یا آخرت کی، نیز یہ آپ کی دعا اور شفاعت کا وسیلہ ہے، نہ کہ آپ کی ذات اور حق کا وسیلہ، جیسا کہ اہل علم نے اس بات کی صراحت کی ہے، جن میں سے بعض کا نام ابھی مذکور ہوا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ:40

محدث فتویٰ